شریک کئے گئے تھے ۔

اس میں شبہ نہیں کہ اسلام میں ذات پات کا لحاظ نہ کرتے ہوئے مساوات کے تصورات
وجہ سے اور زیادہ تر ان صوفیوں کے اثرات کی بنا پر تبدیل مذہب عمل میں آیا جو فی الواقع
نئے پیدا نت کے پیرو ہو گئے تھے ۔ اس مقصد کے حصول کے لئے اگر کسی وسیع طریقے پر طاقت
استعمال کیا گیا ہوتا تو اس ملک کی آزادی کے موقع پر مسلمانوں کی آبادی ہندوؤں کی آبا
کے ایک چوتھائی کے برابر نہ ہوتی ۔ جہاں تک یہ بات کہی جاتی ہے کہ غیر مسلموں پر بلا تخف
متواتر مظالم ہوتے رہے تو ۱۸۵۷ء میں تقریباً سارے ہندوستان نے بہادر شاہ ظفر کے جھنڈے
نیچے کیوں برطانیہ کے خلاف جنگ کی؟ ان میں پوربی، مرہٹے، راجپوت اور دوسرے لوگ تھ
تھے ۔ کیا وہ مغلوں کے مظالم کو دائمی رکھنا چاہتے تھے؟ ۔ بابر کے علاوہ ہر ایک افغانی اور مغ
بادشاہوں کو یہیں ہندوستان میں دفن کیا گیا ۔ انہوں نے اپنے تمام خزانے یہیں خرچ کئے
اختیار کردہ اس ملک میں دائمی سکونت اختیار کرلی ۔ وہ فاتحین کی حیثیت سے یہاں آئ
لیکن وہ ہمارے شہریوں کی طرح یہاں رہتے تھے ۔ ہندو مذہب کی اچھی باتوں کو اپنا
ہندوستان میں اسلام کی شکل بالکل بدل گئی ۔

مرہٹوں اور سکھوں نے بالخصوص مابعد کے مغل حکمرانوں کے خلاف کئی مرتبہ بغاوتیں
لیکن بالآخر ایران کے شیعہ سلطان نادر شاہ اور افغانستان کے سنی سلطان احمد شاہ اب
مغلیہ سلطنت کو برباد کر دیا ۔ کچھ مدت گذرنے کے بعد ایک معاہدہ کے صلے میں مرہٹ
کم سے کم سو برسوں تک مغل تخت کی حمایت کی اور انہوں نے راجپوتانہ اور بنگال کے
پر بڑی بے رحمی سے حملے کئے ۔ درحقیقت یہ الفاظ ہندو اور ہندوستانی مسلمانوں نے ہمیں
ہماری تہذیب و تمدن کی ترقی میں مسلمانوں نے جو اضافے کئے ہیں وہ اس قدر
ہیں کہ ہماری زندگی کے لاینفک جزو بن گئے ہیں بالخصوص یہ مغل حکمراں ہی تھے جنہو
ہمیں اکھنڈ بھارت کا تصور دیا ۔ اور افغانستان کو اس ملک کا ایک حصہ بنا لیا ۔ انہوں
ملک پر حکومت کے لئے ایک طرز حکومت رائج کیا (افغان حکمراں شیر شاہ سوری نے
ٹرنک سڑک بنوائی) اور اس ملک میں سیاسی استحکام قائم کیا اور مرکزی حکومت ک

اقتدار کو قائم کیا اور مالگذاری کا ایک ایسا نظام مروّج کیا جو رعایا کی فلاح وبہبود پر مبنی تھا۔ جرم کا خاتمہ کر دیا اور مکمل امن وامان کی یقین دہانی کی۔ یہ بڑی دلچسپ بات ہے کہ ہندوؤں کو شاذ ونادر ہی قاضی کی عدالت میں حاضر ہونا پڑتا تھا۔ صرف مسلمان ہی وہاں پیش ہوتے تھے دیگر تمام معاملات پنچایتوں اور رسمی قانون کے ذریعے طے ہوتے تھے۔ آرٹ اور فنِ تعمیر، فنِ موسیقی وآداب، کھانے پکانے کے طریقوں، لباسوں اور فرنیچر وغیرہ میں ان کے اضافوں کی اہمیت کچھ کم نہیں ہے۔

مغلوں نے فارسی کو درباری زبان تسلیم کر لیا اور انہوں نے اس بات پر اصرار نہیں کیا کہ ترکی یا ان کی مذہبی کتابوں کی زبان عربی کو درباری زبان کی حیثیت دی جائے۔ انہوں نے ایک عام بولی کو جنم دیا جو ہندی قواعد پر مبنی تھی اور اسے اردو کے نام سے موسوم کیا جو ہندوستان میں ... تہذیب کے اظہار کے لئے بہترین زبان ہے۔ یہاں تک کہ اکبر نے ایک مشترکہ مذہب دین الٰہی قائم کیا اور بڑی حد تک صوفی وبدلا نت کے پیرو ہو گئے۔ توحید کے تصور سے ہندو آشنا ... تھے لیکن اس بات پر اسلام کے بھرپور زور نے ہمیں بنی نوعِ انسان اور دنیا کے بارے میں ... نظرِ ثانی کرنے پر مجبور کر دیا۔ بابائے ہندوستانی قومیت گرونانک نے افغانوں کے ... ابتدائی زمانے میں عدم تفریق کے اپنے عقیدوں کی اشاعت کی لیکن نہ ... اور نہ ہی انھیں چیلنج کیا گیا۔

... ہیں کہ ہمارے مندروں کی بے حرمتی کی گئی انھیں مسمار کیا گیا لیکن شمال اور جنوب میں ... مندر آج بھی برقرار ہیں۔

... اورنگ زیب کے ایک فرمان میں جس کی نمائش بنارس ہندو یونیورسٹی کے میوزیم میں ... جاتی ہے، واضح طور پر یہ کہا گیا ہے کہ: "جبکہ کسی نئے مندر کی تعمیر کی اجازت دی جائے ... کسی قدیم مندر کو مسمار نہ کیا جائے۔" لہٰذا آج یہ بات کہنا کہ اجودھیا، بنارس ... مندروں کو فرقہ وارانہ یکجہتی کے لئے واپس کر دیا جائے۔ ہمارے سیکولر دستور ... کرنے کے مترادف ہے۔

... ہم سب دیکھتے ہیں۔ اسے ہندوستانی مسلمانوں نے بنایا تھا جنہیں

شریک کئے گئے تھے۔

اس میں شبہ نہیں کہ اسلام میں ذات پات کا لحاظ نہ کرتے ہوئے مساوات کے تصورات کی وجہ سے اور زیادہ تر ان صوفیوں کے اثرات کی بنا پر تبدیل مذہب عمل میں آیا جو فی الواقع ویدانت کے پیرو ہو گئے تھے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے اگر کسی وسیع طریقے پر طاقت کا استعمال کیا گیا ہوتا تو اس ملک کی آزادی کے موقع پر مسلمانوں کی آبادی ہندوؤں کی آبادی کے ایک چوتھائی کے برابر نہ ہوتی۔ جہاں تک یہ بات کہی جاتی ہے کہ غیر مسلموں پر بلا تخفیف متواتر مظالم ہوتے رہے تو ۱۸۵۷ء میں تقریباً سارے ہندوستان نے بہادر شاہ ظفر کے جھنڈے کے پیچھے کیوں برطانیہ کے خلاف جنگ کی؟ ان میں بلوربی امرہٹہ، راجپوت اور دوسرے لوگ شامل تھے! کیا وہ مغلوں کے مظالم کو دائمی رکھنا چاہتے تھے؟۔ بابر کے علاوہ ہر ایک افغانی اور مغل بادشاہوں کو یہیں ہندوستان میں دفن کیا گیا۔ انہوں نے اپنے تمام خزانے یہیں خرچ کئے اور اختیار کردہ اس ملک میں دائمی سکونت اختیار کرلی۔ وہ فاتحین کی حیثیت سے یہاں آئے تھے لیکن وہ ہمارے شہریوں کی طرح یہاں رہتے تھے۔ ہندو مذہب کی اچھی باتوں کو اپنا کر ہندوستان میں اسلام کی شکل بالکل بدل گئی۔

مرہٹوں اور سکھوں نے بالخصوص مابعد کے مغل حکمرانوں کے خلاف کئی مرتبہ بغاوتیں کیں لیکن بالآخر ایران کے شیعہ مسلمان نادر شاہ اور افغانستان کے سنی مسلمان احمد شاہ ابدالی نے مغلیہ سلطنت کو برباد کر دیا۔ کچھ مدت گذرنے کے بعد ایک معاوضہ کے صلے میں مرہٹوں نے کم سے کم سو برسوں تک مغل تخت کی حمایت کی اور انہوں نے راجپوتانہ اور بنگال کے ہندوؤں پر بڑی بے رحمی سے حملے کئے۔ درحقیقت یہ الفاظ ہندو اور ہندوستانی مسلمانوں نے ہمیں دیئے ہیں۔

ہماری تہذیب و تمدن کی ترقی میں مسلمانوں نے جو اضافے کئے ہیں وہ اس قدر زیادہ ہیں کہ ہماری زندگی کے لاینفک جزو بن گئے ہیں بالخصوص یہ مغل حکمراں ہی تھے جنہوں نے ہمیں اکھنڈ بھارت کا تصور دیا۔ اور افغانستان کو اس ملک کا ایک حصہ بنالیا۔ انہوں نے سارے ملک پر حکومت کے لئے ایک طرز حکومت رائج کیا (افغان حکمراں شیر شاہ سوری نے گرانڈ ٹرنک سڑک بنوائی) اور اس ملک میں سیاسی استحکام قائم کیا اور مرکزی حکومت کے اعلیٰ

اقتدار کو قائم کیا اور مالگذاری کا ایک ایسا نظام مروج کیا جو رعایا کی فلاح و بہبود پر مبنی تھا۔ جرم کا خاتمہ کر دیا اور مکمل امن و امان کی یقین دہانی کی۔ یہ بڑی دلچسپ بات ہے کہ ہندوؤں کو شاذ و نادر ہی قاضی کی عدالت میں حاضر ہونا پڑتا تھا۔ صرف مسلمان ہی وہاں پیش ہوتے تھے مذہبی تمام معاملات پنچایتوں اور رسمی قانون کے ذریعے طے ہوتے تھے۔ آرٹ اور فن تعمیر، فن موسیقی و آداب کھانے پکانے کے طریقوں، لباسوں اور فرنیچر وغیرہ میں ان کے اضافوں کی اہمیت کچھ کم نہیں ہے۔

مغلوں نے فارسی کو درباری زبان تسلیم کر لیا اور انہوں نے اس بات پر اصرار نہیں کیا کہ ترکی یا ان کی مذہبی کتابوں کی زبان عربی کو درباری زبان کی حیثیت دی جائے۔ انہوں نے ایک عام بولی کو جنم دیا جو ہندی قواعد پر مبنی تھی اور اسے اردو کے نام سے موسوم کیا جو ہندوستان میں آجکل تہذیب کے اظہار کے لئے بہترین زبان ہے۔ یہاں تک کہ اکبر نے ایک مشترک مذہب دین الہی قائم کیا اور بڑی حد تک صوفی و بدا نت کے پیرو ہو گئے۔ توحید کے تصور سے ہندو آشنا نہ تھے لیکن اس بات پر اسلام کے بھرپور زور نے ہمیں بنی نوع انسان اور دنیا کے بارے میں اپنے خیالات پر نظر ثانی کرنے پر مجبور کر دیا۔ بابائے ہندوستانی قومیت گرو نانک نے افغانوں کے آخری اور مغلوں کے ابتدائی زمانے میں عدم تفریق کے اپنے عقیدوں کی اشاعت کی لیکن نہ تو انہیں ستایا گیا اور نہ ہی انھیں چیلنج کیا گیا۔

ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارے مندروں کی بے حرمتی کی گئی انھیں مسمار کیا گیا لیکن شمال اور جنوب میں ہمارے قدیم ترین مندر آج بھی برقرار ہیں۔

یہاں تک کہ اورنگ زیب کے ایک فرمان میں جس کی نمائش بنارس ہندو یونیورسٹی کے میوزیم میں کی جاتی ہے، واضح طور پر یہ کہا گیا ہے کہ: "جبکہ کسی نئے مندر کی تعمیر کی اجازت نہ دی جائے، (لیکن) کسی قدیم مندر کو مسمار نہ کیا جائے۔" لہذا آج یہ بات کہنا کہ اجودھیا، بنارس اور متھرا کی ان تینوں مسجدوں کو فرقہ وارانہ یکجہتی کے لئے واپس کر دیا جائے۔ ہمارے سیکولر دستور اور قانون کی بیخ کنی کرنے کے مترادف ہے۔

ہاں۔ پاکستان ہے جسے ہم سب دیکھتے ہیں۔ اسے ہندوستانی مسلمانوں نے بنایا تھا جنہیں